تیرا ظرف میرا مقدر

فہمیدہ عباس کے قلم سے

ناول ہی ناول پبلیشرز

انتباہ!

یہ سلسلہ وار ناول ہماری ویب ناول ہی ناول نے رائٹر کی فرمائش پر آپ سب کے لیے پیش کیا ہے۔اس سلسلہ وار ناول کا سارا کریڈٹ رائٹر کو جاتا ہے۔اس سلسلہ وار ناول میں غلطیاں بھی ممکن ہیں کیونکہ انسان خطا کا پتلا ہے تو اس سلسلہ وار ناول کی غلطیوں کی زمہ دار ویب نہیں ہو گی صرف اور صرف رائٹر ہی ہو گا ویب نے صرف اسے بہتر انداز سے سنوار کر آپ سب کے سامنے پیش کیا ہے

اس سلسلہ وار ناول کو پڑھیے اور اس پر تبصرہ کر کے رائٹر کی حوصلہ افزائی کیجیے

اپنے ناولوں کا پی ڈی ایف بنوانے کے لیے ہماری جی میل پر رابطہ کریں

Novel Hi Novel

السلامُ علیکم !

ناول ہی ناول آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول کی ویب سائیٹ یا "صداقت آن لائن ڈائجسٹ، صائمہ آن لائن ڈائجسٹ یا سپر ریڈنگ میٹریل میں بھی دینا چاہتے ہیں تو بھی رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

Www.NovelHiNovel.Com

NovelHiNovel

NovelHiNovel@Gmail.Com

Support@NovelHiNovel.Com

03155734959

قسط 39

تیرا ظرف میرا مقدر

از فہمیدہ عباس

وقت کسی کے کہنے سوچنے یا چاہنے کا پابند نہیں ہے اس نے بس گزرنا ہے اچھا ہو کر گزرے یا برا ہو کر۔

شاہ سائیں ساحل اور انشا کی زندگی کے بہت سارے واقعات میں اس ناول کے شروع میں گوش گزار کر چکی ہوں۔

مزید واقعات اور دلچسپ واقعات لے کر حاضر ہوں۔

شاہ سائیں ساحل کی زندگی میں بہت ساری مقررہ ہو کر جا چکی تھی۔

انشا شاہ سائیں ساحل کی بیوی نہیں تھی اور نا ہی دوست بس ایک مقررہ تھی مگر انشا نے شاہ سائیں ساحل کے عوض ہر کام کو اپنی زمداری سمجھ کر پورا کیا وقت پر۔۔

وقت ریت کی ماند سرکتا گیا۔

آخر کار وہ وقت بھی آ پہنچا کے انشا نے دو سال پورے کر لیے اپنی خدمات کے۔

اور آج اس کو مردان خانے میں شفٹ ہونا تھا۔

شام کا وقت ہوا اماں سائیں انشا کے پاس تشریف لائیں اور کہا۔۔۔۔۔

جی محترمہ کیا حال ہے۔

اماں سائیں کی آواز سن کر انشا چونک گی۔۔۔

وہ حسب معمول شاہ سائیں ساحل کے چھوٹے بیٹے کا کام کرنے اس کو سنبھالنے میں معروف تھی۔۔۔۔۔۔

جی ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔۔

انشا نے حسب عادت احترام سے جواب دیا۔۔۔۔۔

جی تو وہ وقت آ ہی گیا جس کا مجھے بے صبری سے انتظار تھا۔۔۔

اماں سائیں کا اشارہ کس اور تھا انشا جانتی تھی۔۔۔۔

شاہ سائیں ساحل اپنی نئ مقررہ کو خریدنے جا چکے ہیں۔۔۔

کچھ ہی دیر بعد تم کو مردان خانے میں شفٹ کر دیا جائے گا۔۔

تم اپنا سامان جو تمہے ضرورت ہے اکھٹا کر لو۔۔۔
اور یہ کمرا خالی کر دو۔۔۔۔

تا کے میں شمیما سے کہہ کر اس کی اچھی طرح سے صفائی کروالو۔۔۔۔

اماں سائیں کا ایک ایک لفظ انشا پر قیامت بن کر گرا۔۔۔۔

اس کو وہ دن یاد آ گیا جب وہ اس حویلی میں آئی تھی اور شاہ سائیں ساحل نے اس کو آپنی مقررہ طے کیا تھا اور جوان کی پہلی مقررہ تھی وہ کس طرح روتی ہوئی مردان خانے میں شفٹ کر دی گئی تھی کسی نے اس پر ترس نہیں کھایا۔۔۔

بس ایک انسان پر روایات کو ترجیحی دی گئی۔۔۔

آج یہ سب کچھ اس کے ساتھ ہونے والا تھا۔۔۔۔

یہ سہی ہے کے سب مقرراوں نے آپنے آپنے وقت میں بہت عیش کی اور بہت حکمرانی بھی کی۔۔۔۔

مگر انشا ان سب بہت مختلف تھی اس نے کبھی اپنے اختیارات کا ناجائز استعمال نہیں کیا تھا آج پہلی بار تھا کے کوئی مقررہ مردان خانے میں شفٹ ہو رہی تھی تو ہر آنکھ اشک بار تھی۔۔۔۔

یہ انشا کا اپنا اخلاق تھا کے آج ہر انسان ہر ملازم انشا کے لیے دعا گو تھا کے آج کوئی انہونی ہو جائے۔اور شاہ سائیں ساحل انشا کو مردانگی خانے میں شفٹ نا کریں۔۔۔۔

چاچی شمیما سب انشا کے لئے بہت پریشان تھے۔عادل نے انشا کو سگی بہنوں سے بھی بڑ کر چاہ اور خیال رکھا۔۔لیکن وہ بے اختیار تھا۔اسکے اختیار میں کچھ نہیں تھا۔۔۔۔۔۔

شام کا وقت گزرا اور رات کا وقت شروع ہو گیا ادھر انشا کے دل کی دھڑکن تیز ہوتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

شاہ سائیں ساحل حویلی داخل ہوئے تو ان کے ساتھ ایک نیا چہرہ تھا۔۔۔۔۔

حسین و جمیل چہرہ

شاہ سائیں ساحل نے انشا کو آتے ہی حسب معمول پکارہ۔۔۔

جی۔۔۔۔

سالن بنایا ہے۔

جی۔۔۔۔۔

انشا نے جواب دیا۔۔۔

کھانا لگائیں۔۔۔

ا

ہمیں بہت بھوک لگی ہے۔

جی آپ ہاتھ دھو کر آجائیں میں کھانا لگاتی ہوں۔۔۔۔۔۔

آج انشا کے لہجے میں وہ گرم جوشی نہیں تھی۔۔۔۔۔۔۔

جس کو شاہ سائیں ساحل نے بھی محسوس کیا تھا۔۔۔۔

شاہ سائیں ساحل نے کھانا کھایا اور اوپر بابا جان امجد کے پاس چلے گئے۔۔۔۔۔۔۔۔

انشا تم اتنی مطمئن ہو کر پھر رہی ہو۔۔۔۔

تم ابھی کچھ دیر میں مردان خانے میں سفٹ کر دی جاؤ گی۔۔۔

اور تمہارے چہرے ہر یہ سکون کیسا ہے۔۔

دیکھا نہیں تم نے شاہ سائیں ساحل آپنی نئی مقررہ حولی میں لا چکے ہیں جو تم سے ہزار درجا خوبصورت اور دلکش ہے۔۔۔۔

اماں سائیں کو انشا کے چہرے پر سکون اچھا نہیں لگا تو وہ اس کا دل جلانے پھر سے چلی آئیں۔۔۔۔۔

اماں سائیں شاہ سائیں ساحل میرے مالک و مختار ہیں وہ جو بھی فیصلہ کریں گے مجھے منظور ہو گا۔۔۔۔

اور مجھے امید ہے کے وہ اچھا فیصلہ ہی کریں گے۔۔۔۔

میری کی ہوئی خدماتِ بے کار نہیں جائیں گی۔۔۔

انشا کی بات سن کر اماں سائیں جو انشا کو پریشان کرنے آئیں تھیں خود پریشان ہو کر رہ گئی تھیں۔۔۔

ہم نے سارہ سال محنت کر کے جو پیپر میں لکھا ہوتا ہے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ہماری کارکردگی کیسی تھی اور ہمارا رزلٹ کیا آگا۔۔۔

تو میں اس لیے مطمئن ہوں کیونکہ مجھے پتا ہے کے میں نے کتنی محنت کی ہے اور اس کا رزلٹ کیا آیگا۔۔۔۔

تو آپ بے فکر رہیں۔۔۔۔۔۔

کم از کم مردان خانا تو۔ میرے بخت کا حصہ نہیں ہو گا۔۔۔۔

اس بار انشا نے ہر لفظ چبا چبا کر ادا کیا تھا۔۔۔

دیکھتے ہیں۔۔۔۔۔۔

اماں سائیں نے پاؤں زمین پر پٹخ کر انشا کو جواب دیا اور غصے سے وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔

رات کے 9 بجے پچھلی بار کی طرح سب کو جما کیا گیا آج انشا نے مردان خانے میں سفٹ ہونا تھا دو سال بعد اور نئی مقررہ نے انشا کی جگہ پر سفٹ ہونا تھا سب کے دل بے ترتیب ہو رہے تھے۔۔۔

لیکن انشا کو رب واحد ہر لازوال بھروسہ تھا کے سب اوکے کی رپورٹ ہے۔۔۔۔۔

شاہ سائیں ساحل کے سامنے پچھلی بار کی طرح سب لڑکیوں کو تیار کر کے کھڑا کیا گیا۔۔۔۔۔

ان میں انشا بھی موجود تھی اور باقی سب بھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شاہ سائیں ساحل نے سب کو بغور دیکھتے ہوئے سرخ رنگ کا ڈوبٹا ایک بار پھر انشا کے سر پر ڈال دیا۔۔۔۔

یہ نا قابل یقین عمل تھا سب کی توقع کے بر عکس۔۔۔۔۔

سب کے سب لوگ ایک دوسرے کا منہ دیکھتے ہوئے سوالیہ نظریں شاہ سائیں ساحل پر جمادی۔۔۔۔۔

یہ سب کیا ہے۔۔۔۔۔۔

بابا جان امجد نے اگے بڑ کر سوال کیا۔۔۔۔۔

اس کو تو آج مردان خانے میں سفٹ کرنا ہے۔۔۔اور آج آپ نے اپنے لیے نئ مقررہ کا انتخاب کرنا ہے۔۔۔۔

آپ نے یہ ڈوبٹا پھر سے انشا کو سونپ دیا ہے۔۔۔

کیا آپ اگلے دو سال کے لئے پھر انشا کو آپنی زاتی مقررہ کے طور پر رکھنا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔

آگلے دو سال کے لئے نہیں باباجان۔۔۔۔

تاحیات اپنی پوری زندگی کے لئے۔۔انشا ہی اب ہماری مقررہ رہیں گی۔۔۔۔

یہ آپ کیا کہہ رہیں ہیں اس طرح تو حویلی کی روایات کمزور ہو جائیں گی۔۔۔۔۔

یہ نا قابل برداشت ہے۔۔۔۔۔۔

اماں سائیں نے بمشکل اپنے حواس پر قابو پاتے ہوئے۔

استفسار کیا۔۔۔۔۔۔

بس ہم فیصلہ کر چکے ہیں۔۔۔۔۔۔اب
ہماری زندگی میں انشا کے علاوہ کوئی دوسری عورت نہیں آئے گی۔۔۔۔

بس۔۔۔۔۔۔

ویسے بھی بابا جان اب ہماری عمر ہو چکی۔۔۔اب ہم مزید کسی عورت کو اپنی زندگی میں شامل نہیں کریں گے۔

انشا ہی کیوں۔۔۔

بہت ساری لڑکیاں ہیں ان میں سے کوئی کیوں نہیں انشا ہی کیوں۔۔۔۔۔۔۔

اماں سائیں نے آپنا آپا کھوتے ہوئے غصے سے تلملا کر سوال کیا۔۔۔۔۔۔

بابا انشا باقی لڑکیوں سے بہت مختلف ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

ان دو سالوں میں انشا نے کبھی ہم سے کسی چیز کوئی فرمائش نہیں کی۔۔۔۔اپنے اختیارات کا کبھی بھی ناجائز استعمال نہیں کیا کبھی کسی پر فضول روب نہیں جمایا۔۔۔

کبھی کسی سے اونچے آواز میں بات نہیں کی اماں سائیں انشا کو بہت زلیل کرتی ہیں پھر بھی انشا نے ہمشیہ صبر اور احترام کیا اماں سائیں کا

اور سب سے بڑی بات ہمیں بیوں اور ہمارے بچوں کو ماں کی کمی محسوس نہیں ہونے دی۔۔۔۔۔

یہ کیا بے تو کی سی بات کہہ دی آپ نے۔۔۔۔۔۔

شاہ سائیں ساحل کی باتیں سن کر شاہ امجد نے شاہ سائیں ساحل کو ٹوکا۔۔۔۔

ہمیں بیوی کی اور ہمارے بچوں کو ماں کی کمی محسوس نہیں ہونے دی۔۔۔۔۔

آپ کے پاس آپ کی بیوی رخسار اور آپ کے بچوں کی ماں کی کمی محسوس نہیں ہونے دی۔۔۔۔۔۔

یہ کھڑی ہے۔۔۔۔۔

بابا جان امجد نے رخسار کو بازو سے پکڑ کر شاہ سائیں ساحل کے سامنے کیا۔۔۔۔۔۔

جی پوچھیں ان سے کے آج تک انہوں نے کون سی ذمداری پوری کی ہے بیوی ہونے کی۔اور کون سی ذمداری پوری کی ہے ماں ہونے کی۔۔۔۔۔

انشا جب ہماری زندگی میں آئیں تب ہمیں پتا چلا کہ ہماری کیا اہمیت ہے رات کو دیر ہو جائے تو بار بار فون کر کے پوچھنا شاہ سائیں آپ ابھی تک کیوں نہیں آئے۔

اور رات کو تین بجے تک ہمارا انتظار کرنا حویلی آنے ہر گرم گرم کھانا کھیلانا۔اور پھر سوتے وقت پاؤں دبا کر سونا یہ ساری چیزیں اور یہ سارے سوکھ انشا نے ہمیں دے ہیں نا بیوی نے دے ہیں اور نا ہی اماں سائیں نے۔۔۔۔

اور بچوں کو جس طرح انشا نے سنبھالا ہے رخسار نے تو ان کو آج تک سینے سے بھی نہیں لگا کر دیکھا۔۔۔۔۔۔

بس ہمارے لئے انشا کافی ہے

اور بھی بہت ساری دلیلیں ہیں اگر کہیں تو پیش کروں۔۔۔۔۔

شاہ سائیں ساحل کے الفاظ اماں سائیں اور رخسار کے کانوں کو جھلسا گئے

جبکے باقی سب بابا جان امجد سمت شاہ سائیں ساحل کی باتوں سے متفق تھے۔

چاچی شمیما عادل اور باقی سارے ملازمین اماں سائیں اور رخسار کی موجودگی کو نظر انداز کرتے ہوئے کھل اٹھے۔اور

شاہ سائیں ساحل زندہ باد کے نعروں سے حویلی گونج اٹھی۔۔۔۔

آگے کیا ہوتا ہے اس کو جاننے کے لئے اگلی قسط نمبر 30 کا انتظار کریں شکریہ

السلائم علیکم !

ناول ہی ناول آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول کی ویب سائیٹ یا "صداقت آن لائن ڈائجسٹ، صائمہ آن لائن ڈائجسٹ یا سپر ریڈنگ میٹریل میں بھی دینا چاہتے ہیں تو بھی رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

Www.NovelHiNovel.Com

NovelHiNovel

NovelHiNovel@Gmail.Com

Support@NovelHiNovel.Com

03155734959

جاری ہے

اگلی قسط صرف ناول ہی ناول پر

Www.NovelHiNovel.Com

Novel Hi Novel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول کی ویب سائیٹ یا "صداقت آن لائن ڈائجسٹ، صائمہ آن لائن ڈائجسٹ یا سپر ریڈنگ میٹریل میں بھی دینا چاہتے ہیں تو بھی رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

Www.NovelHiNovel.Com

NovelHiNovel

NovelHiNovel@Gmail.Com

Support@NovelHiNovel.Com

03155734959